



سوال

(153) نبی کریم صلی اللہ علی وسلم کے والدین کہاں ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے کسی سے سنا ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علی وسلم کے والدین کا عقیدہ درست نہیں تھا، یہ سن کر بہت تعجب ہوا، پھر انہوں نے ایک حدیث بھی کوڈ کی کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور پلہ جھا: کہ میرے والد کی وفات ہو گئی ہے، اور وہ آپ پر ایمان نہیں لایا، اس کا کیا انجام ہوگا۔ آپ نے فرمایا: وہ دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھے میں ہے۔ صحابی رسول صلی اللہ علی وسلم رونے لگے اور واپس جانے لگے تو آپ صلی اللہ علی وسلم نے انہیں روکا اور فرمایا: میرے والد بھی انہی گڑھوں میں سے ایک گڑھے میں ہیں۔ پہلے یہ بتائیں کہ اس حدیث کی صحت کیسی ہے؟ اور کہاں سے ہے؟ اور ہے بھی کہ نہیں۔؟ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے کسی نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علی وسلم کی والدہ کو واپس زندہ کیا گیا تاکہ وہ اپنا عقیدہ درست کر سکیں اور پھر واپس اٹھا لیا گیا۔ یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے، راہنمائی فرما کر مشہور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس طرح کے سوالات سے اجتناب کرنا چاہئے، اور ایسے نازک موضوعات پر بات نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ ان کا مطلقاً کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی شخص بھی اپنے والدین کے فسق و فجور کے حوالے سے گفتگو کرنا مناسب نہیں سمجھتا، چہ جائیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے حوالے سے بات کی جائے۔ لیکن چونکہ سوال آچکا ہے لہذا اس حوالے ادب و احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے وضاحت کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے یہ ایک صحیح حدیث ہے، جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے۔ اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:-

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّنَ أَبِي؟ قَالَ: «فِي النَّارِ»، فَلَمَّا قَضَى دَعَاهُ، فَقَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ» [صحیح مسلم، 1- کتاب الإیمان، 88- باب بیان أن من مات على الكفر فهو في النار، ولا تتأله شفاعة، ولا تنفعه قرابة المقرين: 347 (203)]

سیدنا انس سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: آگ میں۔ جب وہ واپس جانے کے لئے مڑا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا باپ اور تیرا باپ دونوں آگ میں ہیں۔

صحیح مسلم کی ہی ایک دوسری صحیح روایت میں سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ



زار النبي صلى الله عليه وسلم قبر أمه فبكى وأبكى من حوله ثم قال: "استأذنت ربي في زيارة قبر أمي فأذن لي، واستأذنتني في الاستغفار لها فلم يأذن لي، فزوروا القبور منكم بالموت" (صحیح مسلم، 10- کتاب النُحُوف، 36- باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في زيارة قبر أمه، 108- (976)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت فرمائی، آپ خود بھی روئے اور ارد گرد کے تمام لوگوں کو رلا دیا، پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی جو اللہ نے دے دی، پھر میں نے اس کے لئے استغفار کی اجازت مانگی جو اللہ نے نہیں دی۔ تم قبروں کی زیارت کیا کرو، اس سے تمہیں موت یاد آئے گی۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنے مشرک والد کے لئے استغفار کی اجازت نہیں دی، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت نہیں دی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث مبارکہ اپنے معنی میں انتہائی واضح اور صریح ہیں، جن میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔

اور آپ کے والدین کو زندہ کر کے مسلمان کرنے کے حوالے سے وارد تمام روایات ضعیف اور موضوع ہیں۔ شمس الحق عظیم آبادی فرماتے ہیں:

"کل ما ورد بإحیاء والدیه صلی اللہ علیہ وسلم وإیمانہما ونجاتہما اکثرہ موضوع کذب مفتری، وبعضہ ضعیف جد الایصح بحال، لاتفاق أئمة الحدیث علی وضعه وضعه کالدارقطنی والجزقانی وابن شہین والخطیب وابن عساکر وابن ناصر وابن الجوزی والسبیلی والقرطبی وجماعة" (عون المعبود 12/494 باختصار، والنظر: مجموع الشنتاوی 4/324)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ کرنے، ان کے ایمان لانے اور نجات کے حوالے وارد اکثر روایات یا تو من گھڑت اور موضوع ہیں یا انتہائی ضعیف ہیں جن سے کسی حالت میں بھی استدلال نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ امام دارقطنی، امام الجزقانی، ابن شہین، خطیب بغدادی، ابن عساکر، ابن ناصر، ابن الجوزی، سبیلی، اور امام قرطبی سمیت اہل علم کی ایک جماعت کا ان روایات کے ضعف و موضوع ہونے پر اتفاق ہے۔

نیز یہ بات یاد رکھیں کہ کسی بھی شخص کی کسی نبی کے ساتھ رشتہ داری اس کی نجات کے لئے کافی نہیں ہے، جس طرح یہ رشتہ داری سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد اور سیدنا نوح علیہ السلام کے بیٹے کے کسی کام نہیں آسکی، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کے مختلف افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

یا معشر قریش اشرؤا لنفسکم لا أعنی عنکم من اللہ شینا، یا بنی عبد مناف لا أعنی عنکم من اللہ شینا، یا عباس بن عبد المطلب لا أعنی عنک من اللہ شینا، یا صفیة عمة رسول اللہ لا أعنی عنک من اللہ شینا، یا فاطمة بنت محمد سلیمنی من مالی ما شئت لا أعنی عنک من اللہ شینا (رواہ البخاری (2753) و مسلم (206)

مزید تفصیلات کے لئے درج ذیل مضمون کا مطالعہ کریں۔

[ما حکم والدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم](#)

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)



جلد 09 ص